﴿عظمتِ حسین علیہ السلام قرآنِ کریم کی روشنی میں﴾

حضرت امامِ حسین علیہ السلام کی عظمت کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے۔ کہ آپ علیہ السلام اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چشم وچراغ ہیں۔ یہ وہ مقدس گھرانہ ہے۔ جس کا نام آتے ہی عاشقانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر ادب واحترام کے ساتھ جُھک جاتے ہیں۔ بعض اہلِ دل تو ایسے ہیں جن کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں۔ زباں پر بے ساختہ صلِ علی محمد و علی آل محمد کے پُر کیف وجد آفریں کلمات جاری ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ گھرانہ ہے۔ صحابی ہو خواہ تابعی ، محدث ہو یا مفسر بارگاہِ ربوبیت میں خواہ کتنے ہی بلند درجے پر فائز کیوں نہ ہو جب تک اس مقدس گھرانے کو درودو سلام کا نذرانہ پیش نہ کر لے ، نماز کے مکمل ہونے کا

تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ وہ مقدس گھرانہ ہے۔ جس کا تذکرہ مالکِ روزِ جزا نے اپنی آخری کتاب میں اس طرح فرمایا۔

"انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا"

اے اہلِ بیتِ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے! کہ تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے۔ اور تمھیں اس طرح پاک و صاف رکھے، جس طرح پاک صاف رکھنے کا حق ہے۔

(سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 33)

اب دیکھنا یہ ہے کہ "الرجس" سے کیا مراد ہے۔ قرآن و حدیث و لغتِ عرب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لفظِ "رجس" ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے۔

علامہ راغب الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"الرجس الشیء القذر و الرجس یکون علی اربعۃ اوجھۃ اما من حیث الطبع واما من جھۃ العقل واما من جھۃ الشرع واما من کل ذالک"

(مفردات القران ص205)

"رجس" ناپاک چیز کو کہتے ہیں۔ "رجس" کی چار قسمیں ہیں۔

1۔ وہ چیز جسے طبعیت ناپسند کرے۔

2۔ وہ چیز جسے عقلِ انسانی بُرا اور گھٹیا تصور کرتے ہوئے، اس سے بچنا چاہے۔

3۔ وہ چیز جسے شریعت نے ناپاک قرار دیا ہو۔

4۔ وہ چیز جسے طبیعت، عقل اور شریعت تینوں نے ناپاک قرار دیا ہو۔

ابو منصور محمد بن احمد الازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

" الرجس اسم لكل ما استقذر من عمل"

ہر وہ چیز جسے گھٹیا اور ناپسندیدہ تصور کرتے ہوئے، انسان اُس سے دُور رہے، وہ رجس ہے۔

(تھذیب اللغۃ جلد 10 ص 306)

ثابت ہوا۔ اہلِ بیتِ رسول ﷺ ہر ایسے کام اور ہر ایسی صفت سے کوسوں دور ہیں۔ جنہیں طبیعتیں بُرا سمجھیں۔ عقل اظہارِ نفرت کرے ۔ شریعت اس کے گھٹیا پن کا اعلان کرے۔ غور فرمائیں۔

کیا یہ ممکن ہے ہم لوگ جو دن رات خالق کی نافرمانی سے اپنے باطن کو ناپاک کرتے رہتے ہیں۔ انانیت ، ضد و ہٹ دھرمی کو بُرا سمجھیں اور وہ ذات جسے اللہ جل جلالہ نے پاک رکھنے کا اعلان کیا ہو اور جس کی تربیت آغوشِ نبوت میں ہوئی ہو اور رگوں میں خونِ علی دوڑ رہا ہو۔ وہ ان ناپسندیدہ کاموں میں لگ جائے؟

کیا آج کا ناصبی محقق یہ باور کروانا چاہتا ہے۔ کہ وہ نواسۂ رسول ﷺ سے بھی زیادہ طہارت و پاکیزگی کی منازل طے کر چکا ہے۔ ہو سکتا ہے ، کوئی ناصبی کہنے لگے اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت حسین علیہ السلام اہلِ بیت میں سے ہیں۔ یاد

رہے، رسول کائنات ﷺ اپنی زبانِ نبوت سے سیدنا حسین علیہ السلام کو خاندانِ نبوت ﷺ کا چشم وچراغ قرار دے چکے ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے۔

عمر بن ابی سلمہ کا بیان ہے۔

"لما نزلت هذه الآية على النبى انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت و يطهركم تطهيرا فى بيت ام سلمة فدعا فاطمة وحسنا و حسينا فجللهم بكساء وعلى خلف ظهره فجلله بكساء ثم قال اللهم هولاء اهل بيتى فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا"

یہ آیت مبارکہ ام المومنین سیدہ اِم سلمہ علیہا السلام کے گھر میں نازل ہوئی۔ نبی ﷺ نے سیدہ فاطمہ علیہا السلام حضرت حسن علیہ السلام حضرت حسین علیہ السلام کو بلایا۔ان پر اپنی کملی ڈال دی۔ حضرت علی علیہ السلام آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے۔ان پر بھی اپنی کملی ڈال دی۔ پھر یہ دعا فرمائی:

" فاذهب عنهم الرجس و طهر هم تطهيرا"

اے اللہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔ان سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھنا اور اس طرح پاک صاف رکھنا، جس طرح پاک صاف رکھنے کا حق ہے۔

(صحیح ترمذی حدیث نمبر 3787، قال البانی صحیح)

یہ روایت اس بات کی واضح دلیل ہے۔کہ سیدنا حسین علیہ السلام اہلِ بیت کے ممتاز ترین فرد ہیں۔یہ حقیقت ہے کہ کتبِ حدیث کا مطالعہ کرنے والے پر خانوادہ رسالت ﷺ کا مقام و مرتبہ مخفی نہیں رہ سکتا۔نبی کریم ﷺ نے امت کو اس مقدس گھرانے کے فضائل و مناقب سے جابجا آگاہ فرما دیا ہے۔

﴿اُن کا نقشِ قدم مشعلِ ہدایت ٹھہرا﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔میں نے نبی کریم ﷺ کو حجتہ الوداع کے موقعہ پر عرفہ کے دن دیکھا کہ

آپ ﷺ اپنی قصواء اونٹنی پر تشریف فرما تھے۔ میں نے خود سنا ۔آپ ﷺ فرمارہے تھے۔

"یا أیہا الناس إنی قد ترکت فیکم ما إن أخذتم به لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی أہل بیتی"

اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جب تک ان سے وابستہ رہو گے۔ ہر گز گمراہ نہیں ہو گے۔ سنو! ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری میری آل و اولاد۔:

(المعجم الاوسط حدیث نمبر 5747، تحفۃ الاطراف حدیث نمبر 2615، المسند الجامع حدیث نمبر 2440، جامع ترمذی حدیث نمبر 3786، ناصر الدین البانی فرماتے ہیں۔ یہ روایت صحیح ہے مسند ابی یعلی حدیث نمبر 7021۔ حسین سلیم اسد کہتے ہیں رجالہ رجال الصحیح)

الحاصل:۔

قرآنِ پاک اور اہلِ بیت سے وابستہ رہنے والا شخص گمراہی سے محفوظ رہے گا۔ حضرت حسین علیہ السلام چونکہ اہلِ بیت میں

سے ہیں۔اس لیے ان کے نقشِ قدم پر چلنا گمراہی سے محفوظ رہنے کی ضمانت ہے۔ جن کے دامن سے وابستگی گمراہی سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہو۔وہ خود کیسے گمراہ ہو سکتے ہیں؟؟

﴿قرآن اور اہلِ بیت اکٹھے ہی رہیں گے، کبھی جُدا نہ ہونگے﴾

حضرت زید بن ثابت ؓ فرماتے ہیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إنی ترکت فیکم خلیفتین کتاب اللہ وأہل بیتی وإنہا لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض"

میں تمہارے پاس اپنے دو جانشین چھوڑے جارہا ہوں۔ایک کتابِ الٰہی اور دوسری اپنی اہلِ بیت، اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن اور میرے اہلِ بیت دونوں ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہونگے۔یہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ہی رہیں گے۔حتیٰ کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر آجائیں گے۔

(مسند البزار حدیث 4325، مصنف ابنِ ابی شیبہ 32337، سنن الکبری للنسائی حدیث نمبر 8092، المستدرک حاکم حدیث نمبر 4576، المعجم الکبیر حدیث نمبر 4790)

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح الاسناد ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ روایت بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔

علامہ نورالدین ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ رجالہ ثقاۃ: اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

(مجمع الزوائد حدیث نمبر ۷۸۴)

الحاصل:۔

اس فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن اور اہلِ بیت کا رخ ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف ہے۔ قرآن اور اہل بیت سے وابستگی کے بغیر حوضِ کوثر تک پہنچنا ناممکن ہے۔ جو شخص حوضِ کوثر تک پہنچنے کی آرزو رکھتا ہو۔ اسے

چاہیے کہ قرآن حکیم اور عترتِ رحمۃ للعالمین ﷺ سے وابستہ رہے۔

یہ نہیں فرمایا کہ اہلِ بیت قرآن سے دور نہ ہونگے۔ بلکہ وہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جو اہلِ بیت کی حقانیت کی روشن شمع بن کر تاریخ کی پیشانی پر جگمگاتے رہیں گے۔

فرمایا! اہلِ بیت قرآن سے دور نہ ہونگے۔ اور قرآن اہلِ بیت سے دور نہ ہوگا۔ اے اہلِ بیتِ پیغمبر ﷺ قربان تمہاری عظمت پر دنیا جہان کی عظمتیں۔ تمہاری عظمت کی ایسی شمع روشن ہو گئی جسے ناصبیت کی تند و تیز آندھیاں بھی بجھا نہ پائیں گی۔

﴿اہلِ بیت سے بغض رکھنے والے کی کوئی عبادت اسے جہنم سے بچانہ پائے گی﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی ﷺ نے فرمایا

"فلو أن رجلا صفن بين الركن والمقام فصلى وصام ثم لقى الله وهو مبغض لأهل بيت محمد ﷺ

(المعجم الکبیر حدیث نمبر 11259، کنز العمال حدیث نمبر 339110، جامع الاحادیث حدیث نمبر 25884، مستدرک حاکم حدیث نمبر 4712)

امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق حسن صحیح ہے۔ علامہ ذہبی فرماتے ہیں یہ روایت مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔

الحاصل:۔

انسان کو اپنے دل کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔ کہ دل میں کہیں آلِ رسول ﷺ کا بغض تو نہیں۔ ایسی نماز سے کیا حاصل۔ کہ

انسان کی زبان پر صلِ علیٰ محمد وعلی الِ محمد ہو اور دل آلِ محمد ﷺ کے بغض سے شبِ تاریک کی طرح سیاہ ہو چکا ہو۔

﴿میرے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا﴾

سید نا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ مکہ مدینہ کے درمیان خُم نامی چشمے کے پاس کھڑے ہوئے۔ حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا۔

أما بعد

"ألا أيها الناس فإنما أنا بشر يوشك أن يأتي رسول ربي فأجيب وأنا تارك فيكم ثقلين أولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فحث على كتاب الله ورغب فيه"

اے لوگو! میں ایک انسان ہوں۔ قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد میرے پاس آ پہنچے اور میں اس کی دعوت کو قبول

کرتے ہوئے اپنے خالق سے جا ملوں۔ میں تمہارے پاس دو نہایت ہی گراں مایہ چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے۔ جس میں ہدایت اور روشنی ورق ورق پر بکھری ہوئی ہے۔ لہٰذا اس عظیم کتاب کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ راوی کہتا ہے۔ کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے قرآنِ پاک پر عمل پیرا رہنے کی کافی تلقین فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا۔

"وأہل بیتی أذکرکم اللہ فی أہل بیتی أذکرکم اللہ فی أہل بیتی أذکرکم اللہ فی أہل بیتی"

میرے اہلِ بیت، میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے معاملے میں اللہ یاد دلاتا ہوں۔ میں تمھیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ میں تمھیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔

(احمد حدیث نمبر19285،الدارمی حدیث نمبر3316، مسلم حدیث نمبر2408،ابنِ خزیمہ حدیث نمبر2357،ابنِ حبان حدیث نمبر123،مستدرک الحاکم حدیث نمبر4711)

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"سماهما ثقلين ، لأن الأخذ بهما ، والعمل بهما ثقيل"

قرآن اوراہلِ بیت کا نام ثقلین اسی لیے رکھا گیا ہے کہ ان کے ساتھ وابستہ رہنااور ان پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔

(شرح السنۃ- لِلامام البغوی جز14ص118)

علامہ محمد علی الصدیقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وأنا تارك فيكم ثقلين،سميا به لعظم شأنهما وشرفهما وأهل بيتي وثانيهما أهل بيته وحث على الوصية بهم لما علم مما سيصيبهم،بعده من البلايا والرزايا انتهى"

قرآن اور اہل بیت کو ثقلین کا نام اس لیے دیا گیا کہ ان کی شان و شرف عظیم ترین ہے۔ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔اس وصیت پر عمل پیرا ہونے کی تلقین اس طرح فرمائی

۔کہ آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ میرے بعد ان پر بڑی مصیبتیں اور آزمائشیں آئیں گی۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وأنا تارك فيكم ثقلين يعني كتاب الله وأهل بيته . قال ثعلب . سَمَّاهما ثقلين ؛ لأنَّ الأخذ بهما ، والعمل بهما ثقيل قلت : فكأنه ﷺ انما سمَّى كتاب الله ، وأهل بيته : ثقلين لنفاستهما ، وعظم حرمتهما ، وصعوبة القيام بحقهما

آپ ﷺ نے ثقلین کا لفظ استعمال فرمایا۔اس سے مراد قرآن اور اہل بیت ہیں۔ امام ثعلب ؒ کا کہنا ہے۔ کہ آپ ﷺ نے قرآن اور اہل بیت کو ثقلین اس لیے کہا ہے کہ ان پر عمل کرنا بہت ثقیل ہے۔ میں (قرطبیؒ) کہتا ہوں کہ آپ ﷺ نے قرآن اور اہل بیت کو ثقلین اس لیے کہا ہے کہ یہ نہایت نفیس ہیں۔ ان کی حرمت بہت بڑی ہے۔اور ان کے حقوق ادا کرنا بہت مشکل ہے۔

وقولہ واہل بیتی أذکرکم اللہ فی أہل بیتی ثلاثا ہذہ الوصیۃ وہذا التأکید العظیم یقتضی وجوب احترام آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأہل بیتہ وإبرارہم وتوقیرہم ومحبتہم وجوب الفروض المؤکدۃ التی لاعذر لأحد فی التخلف عنہا. ہذا مع ماعلم من خصوصیتہم بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وبأنہم جزء منہ ومع ذلک فقابل بنو أمیۃ عظیم ہذہ الحقوق بالمخالفۃ والعقوق فسفکوا من أہل البیت دماءہم وسبوا نساءہم وأسروا صغارہم وخربوا دیارہم وجحدوا شرفہم وفضلہم واستباحوا سبّہم ولعنہم فخالفوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وصیتہ وقابلوہ بنقیض مقصودہ وأمنیتہ فوا خجلہم إذا وقفوا بین یدیہ ویا فضیحتہم یوم یعرضون علیہ!

آپ ﷺ نے یہ جو تین مرتبہ فرمایا "اذکرکم اللہ فی اہل بیتی" یہ آپ ﷺ کی وصیت ہے اور یہ ایک نہایت اہم تاکید ہے۔ جو آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کی اہل بیت کے احترام کے واجب ہونے کا تقاضا کرتی ہیں۔ اور اس وصیت کا تقاضا ہے کہ ان کے ساتھ نہایت ہی اچھا سلوک کیا جائے، عزت و

توقیر کی جائے۔ان کی محبت ان فرائض میں سے ہے۔ جن کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ کسی بھی شخص کے لیے اس وصیت پر عمل نہ کرنے کی کوئی رخصت نہیں، اس وصیت کے باوجود بنو امیہ نے ان حقوق کی مخالفت کی ۔ چنانچہ انہوں نے اہل بیت کے خون بہائے، مستورات اہل بیت اور بچوں کو قیدی بنایا۔ان کے گھروں کو اُجاڑا، اُن کے شرف و فضل کا انکار کیا۔اور انہیں گالی دینا اور لعنت کرنا جائزہ سمجھا۔ بنوامیہ نے واضح طور پر رسول اللہ ﷺ کی اس وصیت کی خلاف ورزی کی۔ ہائے ! اُن پہ کس قدر شرمندگی طاری ہو رہی ہو گی۔ جب انہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ہائے ان کی رسوائی جب انہیں آپ کے رو برو کیا جائے گا۔

(المفہم، جز20ص52)

﴿حُبِ اہلِ بیت سے محروم دل، دولتِ ایمان سے بھی محروم رہتا ہے﴾

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

" والذی نفسی بیدہ لا ید خل قلب امری الایمان حتی یحبھم للہ ولقرابتھم منی "

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔
کسی بھی شخص کے دل میں ایمان داخل ہو نہیں سکتا۔
جب تک وہ اہلِ بیت کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے محبت نہ رکھے۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر 140، کنزالعمال 34160، جمع الجوامع حدیث نمبر 542، مستدرک حاکم حدیث نمبر 6960) امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

﴿بُغضِ اہلِ بیت جہنم کا راستہ ہے﴾

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ رسولِ برحق ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"والذی نفسی بیدہ لایبغضنا اھل البیت احد الا ادخلہ اللہ النار"

اس ذات برحق کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ہم اہلِ بیت سے جو شخص بھی بغض رکھے گا۔ اللہ پاک اسے آتشِ جہنم میں ضرور داخل کریں گے۔

(کنزالعمال حدیث نمبر 34204، جمع الجوامع حدیث نمبر 1463، صحیح ابنِ حبان 6978، شعیب الارنووط لکھتے ہیں اسنادہ حسن، مستدرک حاکم حدیث نمبر 4717، امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ السلسلۃ الصحیحہ حدیث نمبر 2488)

"ومن أحسن القول في أصحاب رسول الله ﷺ وأزواجه الطاهرات من كل دنس وذرياته المقدسين من كل رجس فقد برىء من النفاق"

جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ کی مقدس اولاد کے بارے میں پاکیزہ اور اچھے خیالات کا اظہار کیا ایسا شخص منافقت سے بری ہو گیا۔

(شرح العقیدۃ الطحاویۃ ص401)

عبد اللہ بن محمد الغنیمان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

"ويحبون أهل بيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ويتولونهم، ويحفظون فيهم وصية رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حيث قال يوم غدير خم، أذكركم الله في أهل بيتي"

اہل سنت نبی ﷺ کی اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے بارے میں آپ ﷺ نے جو وصیت فرمائی تھی۔ اسے خاص طور پر مدِ نظر رکھتے ہیں۔

(شرح العقیدۃ الواسطیہ)

صالح بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

يَحْفَظُونَ فِيهِمْ وَصِيَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لأنه عليه الصلاة والسلام --- وقد جاء في إكرام آل بيت النبي ﷺ وفي محبتهم وتوليهم أحاديث كثيرة

(شرح العقیدۃ الواسطیہ ص2190)

اہل سنت اہلِ بیت کے بارے میں آپ ﷺ کی وصیت کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ جو آپ نے فرمائی تھی۔ آلِ رسول ﷺ کی تکریم اور ان سے محبت رکھنے کے بارے میں بہت سی احادیث آئی ہیں۔

الشیخ صالح الفوزان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"فأهل السنة يحبونهم ويحترمونهم ويكرمونهم لأن ذلك من احترام النبي ﷺ وإكرامه ﷺ، ولأن الله ورسوله ﷺ قد أمرا بذلك قال تعالى قُل لاَّ أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى ،الآية"

اہلِ سنت نبی کی اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں ان کا احترام اور تکریم کرتے ہیں۔ کیونکہ اہلِ بیت کا احترام نبی کریم ﷺ کا احترام ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول ﷺ نے اس کا حکم بھی دیا ہے۔

(شرح العقیدۃ الواسطیۃ 151)

الشیخ عمر بن سعود بن فہد العید لکھتے ہیں۔

"فما زال النبی يذكر هذا الامرويؤكد عليه اعلانا للامة ان الواجب عليها ان تقدر اهل البيت وان تنزلهم منالهم رضی

الله عنهم وارضاهم ولا شک ان اهل بیت النبی لهم منازل علیا"

(شرح لامیہ ج7ص10)

نبی کریم ﷺ نے یہ واضح کرنے کے لیے کہ امت پر اہل بیت کے مقام و مرتبے کو پیش نظر رکھنا واجب ہے، اہل بیت کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔